سوال

(35) رافضیت سے متعلق چند روایات کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مختلف علماء سے درج ذیل احادیث سنی ہیں، لیکن علماء نے ان کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ اور یہ علماء فوت ہوچکے ہیں۔ مہربانی فرما کر ان احادیث کی تخریج سے آگاہ کریں اور یہ بھی واضح کریں کہ یہ احادیث صحیح ہیں یا نہیں؟ احادیث درج ذیل ہیں: (مفہوم)

1۔ "آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی جس کا نام رافضی ہوگا، میرے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین پر وہ تبرا کریں گے، ان میں سے کوئی بیمار ہوجائے تو پوچھنے مت، مرجائے جنازہ مت پڑھیے، تمہارا مرجائے اپنے جنازے میں انھیں شریک نہ کیجیے"

2۔ جب فتنے اور بدعات عام ہوجائیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین پر تبرا کیا جائے تو عالم کو چاہیے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے۔

3۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا: اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق بات کہہ خواہ لوگوں کے دل پر وہ بری گزرے"

4۔ جس قوم میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہوں کسی اور کے لیے جائز نہیں کہ وہ امامت کرائے۔ (عبداللہ طاہر، اسلام آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رافضی اس شخص کو کہتے ہیں جو "صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی مذمت اور کردار کشی کو جائز سمجھتا ہے" (القاموس الوحید ص 648)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 748ھ) فرماتے ہیں:

"وَمَن أَبغَضَ الشَّيخَينِ وَاعتَقَدَ صِحَّةَ إِمَامَتِهِمَا فَهُوَ رَافِضِيٌّ مَقِيتٌ، وَمَن سَبَّهُمَا وَاعتَقَدَ أَنَّهُمَا لَيسَا بِإِمَامَيْ هُدًى فَهُوَ مِن غُلَاةِ الرَّافِضَةِ"

"جو شخص شیخین (ابوبکر وعمر رضوان اللہ عنھم اجمعین) سے بُغض رکھے اور انھیں خلیفہ برحق بھی سمجھے تو یہ شخص رافضی، قابل نفرت ہے اور جو شخص انھیں (ابوبکر وعمر رضوان اللہ عنھم اجمعین) خلیفہ برحق بھی نہ سمجھے اور بُرا کہتے تو یہ شخص غالی رافضیوں میں سے ہے۔ (سیر اعلام النبلاء: 16/458 ترجمۃ الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ)

حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 852ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"فمن قدمه علی أبی بکر و عمر فهو غال فی تشیعه ویطلق علیه رافضی"

"جو شخص (سیدنا) علی کو (سیدنا) ابو بکر و (سیدنا) عمر پر (افضلیت میں) مقدم کردے تو وہ شخص غالی شیعہ ہے اور اس پر راضی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (ہدی الساری مقدمہ فتح الباری ص459)

اثنا عشری جعفری فرقہ، رافضی فرقہ ہے۔

دلیل نمبر 1۔ غلام حسین نجفی رافضی نے اپنی کتاب "جاگیر فدک" میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھا ہے کہ "جناب ابو بکر اور مرزا صاحب میں کوئی فرق نہیں" (ص509)

اس نجفی بیان میں صدیق اکبر کو مرزا غلام احمد قادیانی کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ (العیاذ باللہ)

دلیل نمبر 2: محمد الرضی الرضوی الرافضی کہتا ہے :

"أما براء تنا من الشیخین فذاک من ضرورة دیننا   " الخ

"اور شیخین (ابو بکر و عمر رضوان اللہ عنھم اجمعین ناقل) سے برات (تبرا) کرنا ہمارے دین کی ضرورت میں سے ہے۔ (کذبوا علی الشیعۃ : ص49)

روافض کے بارے میں مروی شدہ مرفوع احادیث کی تحقیق درج ذیل ہے۔

1۔ "بشر بن عبد اللہ عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : وانه سیکون فی آخر الزمان قوم یبغضونهم فلا تواکلوهم ولا تشاربوهم ولا تصلوا علیهم ولا تصلوا معهم   وھذا خبر باطل لَا اَصل لہٗ"

"آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو ان (ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضوان اللہ عنھم اجمعین) سے بُغض رکھیں گے، تم ان کے ساتھ نہ کھانا کھاؤ، نہ شریک کرو، نہ ان کا جنازہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ (مل کر) نماز پڑھو۔۔۔۔ یہ روایت باطل ہے، اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (کتاب المجروحین لابن حبان : 1/187)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو سخت منکر قرار دیا۔ (میزان الاعتدال 1/32)

بشیر القصیر کے بارے میں امام ابن حبان نے کہا : "منکر الحدیث جداً" یہ سخت منکر حدیثیں بیان کرنے والا ہے۔ (المجروحین : ص187)

2۔ "قال علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یَظْهَرُ فی أُمَّتی فی آخرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ یَرْفُضُونَ الِإسْلَامَ)"

"آخری زمانے میں ایک قوم ظاہر ہوگی جس کا نام رافضی ہوگا یہ لوگ اسلام کو چھوڑ دیں گے۔ (مسند احمد 1/103 ح808، روایۃ عبد اللہ بن احمد عن غیر ابیہ)

یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔

ابو عقیل یحییٰ بن المتوکل ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب : 7233)

کثیر بن اسماعیل النواء ضعیف ہے۔ (التقریب:5605)

حافظ ابن الجوزی نے فرمایا:

"ہذا الحدیث لا یصح عن النبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ"

"یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح (ثابت) نہیں ہے۔ (العلل لتناھیہ 1/157ح252)

3۔ "عمران بن زید: حدثنا الحجاج بن تمیم عن میمون بن مہران عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "یکون فی آخر الزمان قوم ینبزون الرافضۃ، یرفضون الإسلام ویلفظونہ، اقتلوہم فإنہم مشرکون"

"آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی جسے رافضی کہا جائے گا یہ اسلام کو اتار پھینکیں گے، انھیں قتل کرو کیوں کہ یہ مشرک ہیں۔

(مسند عبد بن حمید:698، دوسرا نسخہ 697 والمسند الجامع 9/596ح7082 واللفظ لہ)

یہ روایت ضعیف ہے، عمران بن زید: لین (یعنی ضعیف) ہے۔ (التقریب:5156)

حجاج بن تمیم: ضعیف ہے۔ (التقریب:1120)

تنبیہ:۔

ان راویوں پر محدثین کرام کی جرح تفصیلاً تہذیب الکمال، تہذیب التہذیب اسر میزان الاعتدال وغیرہ میں موجود ہے۔ تقریب کا حوالہ بطور اختصار اور بطور خلاصہ واعدل الاقول دیا جاتا ہے۔ والحمد للہ

4۔ "عصام بن الحکم العکبري: نا جمیع بن عمیر البصري حدثنا سوار الہمدانی عن محمد بن جحادۃ عن الشعبی عن علی قال قل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إنک وشیعتک فی الجنۃ وسیأتی قوم لہم نبز یقال لہم الرافضۃ فإذا لقیتموہم فاقتلوہم فإنہم مشرکون"

"(اے علی!) تم اور تمہارے شیعہ جنت میں جائیں گے اور ایک قوم آئے گی جن کا لقب رافضی ہوگا، جب تم انھیں ملو تو انھیں قتل کرو، کیونکہ یہ مشرک ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء 4/329) وتاریخ بغداد مختصراً 12/289ت 6731، والعلل التناھیہ 1/158، 159ح254، واللفظ لہ)

یہ روایت باطل ومردود ہے، سوار بن مصعب الہمدانی: منکر الحدیث (منکر حدیثیں بیان کرنے والا) ہے۔ (کتاب الضعفاء للامام البخاری بتحقیقی:158)

امام یحیٰی بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"وقد رایتہ ولیس بشئی کان یجیئنا الی منزلنا"

"میں نے اسے دیکھا ہے، یہ کچھ چیز نہیں ہے، یہ ہمارے ڈیرے پر آتا تھا۔ (تاریخ ابن معین روایۃ الدوری:2068)

اس پر شدید جروح کے لیے دیکھئے لسان المیزان (3/128، 129ت4058)

جمیع بن عمیر البصری : ضعیف ہے۔ (التقریب : 967)

عصام بن الحکم کی توثیق نامعلوم ہے۔

تنبیہ :۔

جمیع بن عمیر کو جمیع بن عمر بھی کہا جاتا ہے۔

5۔ "تلید بن سلیمان ابوادریس المحاربی عن ابی الجحاف داود بن ابی عوف عن محمد بن عمرو الهاشمی عن زینب بنت علی عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت : نظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم إلی علی فقال ہذا فی الجنة وإن من شیعتہ قوم یعطون الإسلام فیلفظونہ لہ نبز یسمون الرافضة فمن لقیهم فلیقتلهم فإنهم مشرکون "

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرف دیکھ کر فرمایا : یہ جنتی ہے اور اس کے شیعہ میں سے ایک قوم (ایسی) ہوگی جنھیں اسلام دیا جائے گا تو وہ اسلام کو پھینک دیں گے، ان کا (صفاتی) نام رافضی ہوگا، جو شخص انھیں پائے تو قتل کردے کیونکہ یہ مشرک ہیں۔

(کتاب المجروحین لابن حبان : 1/205 واللفظ لہ، العلل المتناہیہ : 1/159 ح :255 ومسند ابی یعلی بتحقیق الشیخ الاثری 6/165 ح 6716 وتحقیق حسین سلیم اسد 2/12/116۔117 ح 6749، ونسخہ مخطوطہ ص 135،تاریخ دمشق لابن عساکر 73/130، موضح اوھام الجمع والتفریق للخطیب 1/43)

یہ روایت سخت ضعیف اور باطل ہے۔ تلید بن سلیمان پر جمہور محدثین نے شدید جرح کی ہے لہذا بعض محدثین کی توثیق مردود ہے۔

امام یحییٰ بن معین (متوفی 233ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"وہذا یحیی بن معین یقول : " کل من شتم عثمان أو طلحة أو أحداً من أصحاب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دجال لا یکتب عنہ، وعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس أجمعین "

"تلید کذاب ہے، عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو گالیاں دیتا تھا۔ اور ہر وہ شخص جو عثمان یا طلحہ یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو گالی دے تو وہ شخص دجال ہے اس سے (کچھ بھی) نہ لکھا جائے اور ایسے شخص پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ (تاریخ ابن معین : روایۃ الدوری : 2670)

تنبیہ (1) :۔

مسند ابی یعلیٰ میں قدیم زمانے سے یہ غلطی چلی آرہی ہے کہ ابوادریس (تلید بن سلیمان) کے بجائے ابن ادریس لکھا ہوا ہے جو کہ یقیناً غلط ہے۔

حافظ الشام ابن عساکر مسند ابی یعلیٰ کے نسخے کی غلطی پر تنبیہ فرماتے ہیں :

"کذا قال وانما ہو ابو ادریس وہو تلید بن سلیمان "

راوی نے اسی طرح کہا ہے (!) حالانکہ یہ راوی (صرف اور صرف) ابوادریس تلید بن سلیمان ہے۔ (تاریخ دمشق 73/131)

محقق جلیل القدر مولانا ارشاد الحق اثری نے بھی اس قدیم غلطی کی نشاندہی کرکے لکھ دیا ہے۔ کہ ابن ادریس مصحف (تصحیف شدہ) ہے۔ (مسند ابی یعلیٰ 6/165 ح 6716)

حسین سلیم اسد نے لکھا ہے :

"إسناده صحيح إن كانت زينب [سمعت] من أمها، وإلا فهو منقطع"

یعنی اس کی سند صحیح ہے، اگر زینب نے اپنی ماں (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے سنا ہے ورنہ منقطع ہے۔ (مسند ابی یعلیٰ 12/117ح 6750 حاشیہ :4)

ابوادریس (تلید) کی سند کو ابن ادریس (عبداللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ) سمجھ کر اس روایت کو صحیح قرار دینا حسین الدارانی جیسے لوگوں کا ہی کام ہے۔

تنبیہ (2) :۔

ابوالجحاف داود بن ابی عوف کا ذکر تلید ابوادریس کے استادوں میں تو موجود ہے۔ (دیکھئے تہذیب الکمال وغیرہ)

لیکن عبداللہ بن ادریس کے استادوں میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ خلاصہ یہ کہ تلید ابوادریس کی بیان کردہ یہ روایت باطل ہے، اس کے بارے میں امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"ہذا لایصح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح (ثابت) نہیں ہے۔ (العلل المتناہیہ 1/159ح 255)

6۔ "حجاج بن تميم عن ميمون بن مهران عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده علي، فقال النبي صلى الله عليه وسلم : يا علي! سيكون في أمتنا قوم ينتحلون حبنا أهل البيت، لهم نبز، يسمون الرافضة، فاقتلوهم فإنهم مشركون"

"اے علی (بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عنقریب میری امت میں سے ایک قوم ہوگی جو ہمارے اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرے گی، ان لوگوں کا لقب راضی ہوگا، پس انھیں قتل کرو یہ مشرک ہیں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی 12/242ح 12998 وحلیۃ الاولیاء 4/95 مسند ابی یعلیٰ 4/459ح 2586 والسنۃ لابن ابی عاصم ح 981)

یہ روایت ضعیف ہے، حجاج بن تمیم : ضعیف ہے جیسا کہ روایت :3 کی تحقیق میں گزر چکا ہے۔ اس ضعیف راوی کے باوجود علامہ ہیثمی لکھتے ہیں :

"واسنادہ حسن" اور اس کی سند حسن ہے۔ (مجمع الزوائد 10/22)

ہیثمی کا یہ قول جمہور محدثین کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

7۔ "الفضل بن غانم : حدثنا سوار بن مصعب عن عطية العوفي عن ابي سعيد الخدري عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَتْ لَيْلَتِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ عِنْدِي فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ وَتَبِعَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ فِي الْجَنَّةِ, وَشِيعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ, إِلَّا أَنَّهُ مِمَّنْ يَزْعُمُ أَنَّهُ يُحِبُّكَ أَقْوَامٌ يُصَغِّرُونَ الْإِسْلَامَ ثُمَّ يَلْفِظُونَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ, يُقَالُ لَهُمْ : الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَجَاهِدْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيهِمْ؟ قَالَ : لَا يَشْهَدُونَ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً، وَيَطْعَنُونَ عَلَى السَّلَفِ الْأَوَّلِ"

(اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم اور تمہارے ساتھی جنتی ہیں، تم اور تمہارے شیعہ جنتی ہیں، سوائے اس کے کہ ایک قوم تجھ سے محبت (کا دعویٰ) کرے گی، یہ اسلام کا زبانی دعویٰ کریں گے، قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا، ان کا لقب رافضی ہوگا، جب تم انھیں پاؤ تو ان سے جہاد کرو کیونکہ یہ مشرک ہیں۔ (سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا) میں نے کہا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ان کی علامت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا : جمعہ اور جماعت ترک کردیں گے اور سلف اول (یعنی صحابہ رضوان اللہ

عنھم اجمعین) پر طعن کریں گے۔

(تاریخ بغداد للخطیب :12/358ت6790الاوسط للطبرانی :7/315،316ح6601)

یہ روایت سخت ضعیف ، باطل اور مردود ہے۔

فضل بن غانم کے بارے میں امام ابن معین نے فرمایا : "ضعیف لیس بشئَ"

یہ ضعیف ہے،کچھ چیز نہیں ہے۔(سوالات ابن الجنید :11)

سوار بن مصعب : منکر الحدیث ہے جیسا کہ روایت :4 کے تحت گزر چکا ہے۔

عطیہ العوفی کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا :

"ضعیف الحفظ مشھور بالتدلیس القبیح"

حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے اور گندی تدلیس کرنے کے ساتھ مشہور ہے۔(طبقات المدلسین بتحقیقی 122/4)

8۔"حدثنا محمد بن علی بن میمون ، حدثنا أبو سعید محمد بن أسعد التغلبی ، حدثنا عبثر بن القاسم أبو زبید ، عن حصین بن عبد الرحمن ، عن أبی عبد الرحمن السلمی ، عن علی قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : "سیأتی بعدي قوم لھم نبز یقال لھم الرافضة فإذا لقیتموھم فاقتلوھم فإنھم مشرکون" قلت : یا رسول اللہ ما العلامة فیھم ؟ قال : "یقرضونک بما لیس فیک ویطعنون علی أصحابي ویشتمونھم".

"میرے بعد ایک قوم آئے گی جس کا لقب رافضی(رافضہ) ہوگا ، جب تم انھیں پاؤ تو انھیں قتل کرو ، بے شک وہ مشرک ہیں ، میں(علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے پوچھا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی(نشانی) کیا ہے ؟ فرمایا : تیرے بارے میں ایسی باتیں کہیں گے جو تجھ میں نہیں ہیں اور میرے صحابہ پر طعن و تشنیع کریں گے۔(کتاب السنہ لابن ابی عاصم :2/672ح979)

یہ روایت ضعیف ہے ، محمد بن اسعد التغلبی : لین(یعنی ضعیف) ہے۔(التقریب :5726)

9۔"عن فاطمة الکبری ، عن أسماء بنت عمیس ، عن أم سلمة قالت ، کانت لیلتي ؛ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندي ، فجاءت إلی فاطمة مسلمة ، فتبعھا علی ، فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأسه فقال : "أبشر یا علی أنت وأصحابک فی الجنة ، إلا إن ممن یزعم أنه یحبک قوم یرفضون الإسلام یلفظونه یقال لھم الرافضة ، فإذا لقیتھم فجاھدھم فإنھم مشرکون" قلت : یا رسول اللہ ما العلامة فیھم ؟ قال : "لا یشھدون جمعة ولا جماعة ، ویطعنون علی السلف".

اے علی(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تجھے خوشخبری ہو ، تو اور تیرے ساتھی جنتی ہیں سوائے ان کے جو تیری محبت کے دعوے دار ہیں مگر اسلام کو دور پھینکنے والے ہیں ، انھیں رافضی کہا جائے گا۔ان کا لقب رافضی ہوگا ، جب تم انھیں پاؤ تو ان سے جہاد کرو کیونکہ یہ مشرک ہیں۔(سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا) میں نے کہا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ان کی علامت کیا ہوگی ؟ آپ نے فرمایا : جمعہ اور جماعت ترک کر دیں گے اور سلف اول(یعنی صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین) پر طعن کریں گے۔(کتاب السنہ :980)

یہ سند سخت ضعیف اور مردود ہے۔بکر بن خنیس جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔(دیکھئے تسہیل الحاجہ فی تحقیق سنن ابن ماجہ :229، تحریر تقریب التھذیب :739)

سوار منکر الحدیث (یعنی سخت ضعیف) ہے۔ جیسا کہ روایت: 4 کے تحت گزر چکا ہے۔

خلاصۃ التحقیق:۔

رافضیوں کا نام لے کر، مذمت والی کوئی روایت بھی صحیح وثابت نہیں ہے، اس مفہوم کی دیگر بے اصل، موضوع اور مردود روایات درج ذیل کتابوں میں بھی موجود ہیں۔

شرح اصول اعتقاد اہل السنہ للالکائی (8/1453۔1455) معالم التنزیل للبغوی (4/208 آخر سورۃ الفتح) کنز العمال (11/324ح 31636، 31635)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حَدَّثنا أبو بكر حَدَّثنا وكيع عن شُعْبَة عَنْ أَبِي التياح عَنْ أَبِي السوار العدوي قال قال على رضى الله عنه ليحبني قوم حتى يدخلوا النار في وليبغضني قوم حتى يدخلوا النار في بغضي"

"علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک قوم (لوگوں کی جماعت) میرے ساتھ (اندھا دھند) محبت کرے گی حتیٰ کہ وہ میری (افراط والی) محبت کی وجہ سے (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگی اور ایک قوم میرے ساتھ بغض کرے گی حتیٰ کہ وہ میرے بغض کی وجہ سے (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگی۔

(کتاب فضائل الصحابہ 2/565 ح 952 واسنادہ صحیح، کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ح 983 ن وسندہ صحیح)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حَدَّثنا أبو بكر حَدَّثنا وكيع عن حماد بن نجيح عَنْ أَبِي التياح عَنْ أَبِي حيرة قال سمعت عليا يقول يهلك في رجلان مفرط في حبي ومفرط في بغضي"

"(سیدنا) علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: میرے بارے میں دو (قسم کے) آدمی ہلاک ہوجائیں گے (1) غالی (اور محبت میں ناجائز) افراط کرنے والا، اور (2) بغض کرنے والا حجت باز۔ (فضائل الصحابہ 2/571 ح 964 واسنادہ حسن)

چونکہ ان دونوں اقوال کا تعلق غیب سے ہے لہذا یہ دونوں مرفوع حکماً ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ باتیں بتائی ہوں گی، لہذا رافضی اور غلو کرنے والے شیعہ حضرات دنیا وآخرت دونوں میں رسوا اور ہلاک ہوجائیں گے۔ "وَاللہُ مِن وَرائِہِم مُحِیطٌ"

تلخیص الجواب:۔

سوال میں بیان کردہ روایت بے اصل اور باطل ہے۔

2۔ مسند الفردوس للدیلمی میں لکھا ہوا ہے:

"إِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ فِي أُمَّتِي فَعَلَى الْعَالِمِ أَنْ يُظْهِرَ عِلْمَهُ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ"

"سیدنا ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب میری اُمت میں بدعتیں ظاہر ہوجائیں اور میرے صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کو گالیاں دی جائیں تو عالم کو اپنا علم ظاہر کرنا چاہیے اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ (1/390ح 1275)

یہ روایت بے سند وبے اصل ہے لہذا مردود باطل ہے ،اس مفہوم کی تائید کرنے والی ایک ضعیف مردود روایت تاریخ دمشق لابن عساکر (57/62) میں ہے۔ اس روایت میں محمد بن عبدالرحمان بن رمل الدمشقی مجہول الحال ہے، شیخ الالبانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو منکر قرار دیا ہے۔ (السلسلۃ الضعیفہ 4/14ح1506)

دیلمی نے اس کی ایک موضوع (من گھڑت) سند بھی بیان کر رکھی ہے۔ (ایضاً ص15)

خلاصہ : یہ روایت بے اصل ومردود ہے۔

3۔ یہ روایت بے اصل ہے ،اس کی کوئی سند مجھے نہیں ملی۔

4۔ سنن ترمذی کی ایک روایت (ح3673) میں آیا ہے :

"لاینبغی فیھم ابوبکران یرٴھم غیرہ"

"لوگوں کےلیے یہ جائز نہیں ہے کہ اگران میں ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) موجود ہوں تو کوئی دوسرا شخص ان کی امامت کرائے۔

یہ روایت ضعیف ہے، عیسیٰ بن میمون الانصاری : ضعیف ہے۔ (التقریب : 5335)

محدث البانی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں : "ضعیف جداً "یعنی سخت ضعیف ہے۔ (سنن الترمذی ص834،السلسلۃ الضیعفہ 10/365)

اس کی تائید میں دو مردود اور باطل روایتیں السلسلہ الصحیحہ (10/366ح820) میں بطور ردمذکور ہیں۔ محدث ارشاد الحق اثری نے سیوطی (الآلی 1/296) وغیرہ میں کہا ہے کہ یہ روایت شواہد کے لحاظ سے حسن یعنی حسن لغیرہ ہے حالانکہ یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے ،اس روایت کے شواہد مردود وباطل ہیں لہذا یہ حسن لغیرہ کے درجے تک قطعاً نہیں پہنچتی۔

(نیز ایسی حسن لغیرہ یعنی ضعیف + ضعیف = ضعیف ہی رہتی ہے ، یہ قابل حجت اور دلیل نہیں بن سکتی) وماعلینا الا البلاغ (6جولائی 2004ء) (الحدیث : 4)

ھذاما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔ کتاب العقائد۔ صفحہ139

محدث فتویٰ